مسجد کے علاوہ کسی اور مقام پر جماعت کرانے کی صورت میں اذان کا حکم

ادارہ

سوال

کئی تاجر لوگ جرمنی گئے ہیں، وہاں ٹیکسٹائل کی ایگزیبیشن (نمائش) لگتی ہے، کیا ان کے لیے اذان دینا ضروری ہے؟ بغیر اسپیکر اُن پر اذان بظاہر ممنوع نہیں ہے، اگر علاقے میں کہیں بھی اذان نہیں ہوئی ہو تو کیا حکم ہے؟ میری معلومات کے مطابق تو بظاہر بغیر اسپیکر اُن کو اذان دینی چاہیے، لیکن اگر علاقے میں کہیں بھی اذان ہو چکی ہو تو پھر ضروری نہیں، کیا ایسا ہی ہے؟

ان تاجروں کے لیے جو جرمنی میں ہیں اذان دینے کا کیا حکم ہے؟ جب کہ وہاں پاکستان کی طرح عموماً اذان نہیں ہوتی، اگر ہوتی ہے تو وہ غالباً مائیک پر نہیں ہوتی ہوگی؟

براہِ کرم اس بارے میں تفصیل سے شرعی راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب

واضح رہے کہ پنج وقتیہ فرض نمازوں کی جماعت کے لیے اذان دینا سنتِ مؤکدہ ہے جو واجب کے قریب ہے اور اس پر اُمت کا تعامل چلا آ رہا ہے، لہٰذا جماعت کے لیے اذان کہنا چاہیے، اس کو ترک نہیں کرنا چاہیے، ہاں! البتہ اگر محلے کی مسجد میں اذان ہو چکی ہو تو اس صورت میں مسجد کے علاوہ کسی اور مقام پر اگر چند لوگ جماعت سے اپنی نماز پڑھیں تو ان کے لیے اذان و اقامت ضروری نہیں ہے، لیکن پھر بھی افضل طریقہ یہ ہے کہ وہاں بھی اذان اور اقامت دونوں یا کم از کم اقامت کے ساتھ ہی جماعت کروائی جائے۔

صورتِ مسئولہ میں سائل نے جرمنی میں ٹیکسٹائل کی ایگزیبیشن (نمائش) کے مقام پر جماعت کے

لیے اذان کے ضروری یا غیر ضروری ہونے کے متعلق سوال کیا ہے، جب کہ جرمنی کی صورت حال اس طرح ہے کہ وہاں کے شہروں اور محلوں میں عموماً پاکستان کی طرح مساجد موجود نہیں ہیں تو اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر اس مقام پر محلے میں مسجد نہ ہو اور وہاں اذان نہ دی جاتی ہو تو اس صورت میں ٹیکسٹائل کی اکیزیبیشن کے مقام پر جماعت کے لیے اذان دینا ضروری ہے، البتہ اگر اس مقام پر مسجد موجود ہو اور یہ معلوم ہو جائے کہ اس مسجد میں اذان ہو رہی ہے، چاہے اسپیکر پر ہو یا بغیر اسپیکر پر، تو اس صورت میں وہی محلے کی اذان واقامت دیگر مقامات میں جماعت کی نماز کے لیے کافی ہے، البتہ افضل طریقہ پھر بھی یہی ہے کہ وہاں بھی اذان اور اقامت دونوں یا کم از کم اقامت کے ساتھ ہی جماعت کروائی جائے۔ فتاویٰ شامی (ج:۱،ص: ۳۸۴، ط: سعید) میں ہے:

''وهو سنة للرجال في مكان عال (مؤكدة) هي كالواجب في لحوق الإثم (للفرائض) الخمس (في وقتها ولو قضاء) لأنهٗ سنة للصلاة.''

وفيه أيضاً:

''(وكره تركهما) معًا (لمسافر) ولو منفردًا (وكذا تركها) لا تركه لحضور الرفقة (بخلاف مصل) ولو بجماعة (وفي بيته بمصر) أو قرية لها مسجد؛ فلايكره تركهما إذ أذان الحي يكفيه''....(قوله: إذ أذان الحي يكفيه) لأن أذان المحلة وإقامتها كأذانه وإقامته؛ لأن المؤذن نائب أهل المصر كلهم كما يشير إليه ابن مسعود حين صلى بعلقمة والأسود بغير أذان ولا إقامة، حيث قال: أذان الحي يكفينا.'' (ج:۱،ص:۳۹۵، ط:سعید)

فقط والله أعلم

فتویٰ نمبر: 144506102362 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

خاتون فیزیوتھراپسٹ ڈاکٹر کا کام میں دِقت وپریشانی کی وجہ سے عبایا اُتار کر لیب کوٹ پہننے کا حکم

سوال

اگر خاتون فیزیوتھراپسٹ ڈاکٹر اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کے دوران ہسپتال میں چہرے کا مکمل